نہ ماننا جرم شمار نہیں ہوگا۔

۳- اب، جب کہ لڑکی صاحب اولاد بھی ہے، عقل کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں خاندانوں میں صلح ہو اور لڑکے کے خاندان والے لڑکی کے والد سے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہ انھیں لڑکی کو کالج سے زبردستی نہیں اٹھانا چاہیے تھا، دل کو صاف کریں۔ لڑکی کے والد کو بھی چاہیے کہ ان کے عذر کو قبول کرتے ہوئے انھیں معاف کر دیں، اور دونوں خاندانوں میں غیر مشروط طور پر اخوت و بھائی چارے کی فضا پیدا کریں، نیز دونوں جانب کے ذمہ دار افراد کسی نفلی عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ اسی طرح لڑکی اور لڑکا بھی اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے نفلی روزے اور صدقے کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ لڑکی کے والدین کو جو تکلیف پہنچی ہے صدق دل سے ان سے معافی مانگتے ہوئے آیندہ کبھی ان کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنے کا عہد کریں۔

۴- قطع تعلق کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اس لیے نفس کا شیطان اس پر جتنا بھی اُبھارے ہمیشہ تعلقات کو جوڑنے اور قریب لانے کی کوشش کی جائے۔ قرآن کریم نے حضرت سیدہ عائشہؓ پر جھوٹ باندھنے کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جو ہدایت کی ہے وہ ہر اہل ایمان کے لیے مشعل راہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک صحابی کی، جو ان کے عزیز بھی ہوتے تھے، کفالت کرتے تھے اور جب انھیں معلوم ہوا کہ ان کی صاحب زادی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہؓ پر جھوٹ باندھنے والوں میں وہ بھی شامل تھے تو انھوں نے ان کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ علم ہوا تو آپؐ نے اس پر ناراضی کا اظہار فرمایا۔ اسلام کا اصول یہ ہے کہ جو رشتے دار آپ سے اچھی طرح پیش آتا ہے اگر اس سے آپ اچھی طرح پیش آئے تو کون سا کمال کیا۔ ہاں، جو آپ کو تکلیف پہنچائے اور آپ اس پر لطف و محبت کریں تو تب آپ صحیح معنوں میں صلہ رحمی اور اقربا کے ساتھ محبت کا مطلب سمجھے۔ اس لیے اس سخت حادثے کے باوجود قطع تعلق نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس صورت حال کا مقابلہ کرنے اور صبر و حکمت کے ساتھ اس اُلجھن سے نکلنے اور آیندہ اتفاق و محبت اور نیکی کے ساتھ رہنے کی توفیق دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

فرقوں کی حیثیت

س: براہ مہربانی ایک نومسلم کے اس سوال کا جواب دیجیے جو مجھ سے کیا گیا:

مسلمانوں میں فرقے کیوں ہیں، مالکی، حنفی، شافعی وغیرہ اور اسی طرح شیعہ سنی؟ کیا اسلام کئی طرح کا ہے؟ اگر ایک جیسا ہے، تو یہ فرقے کب، کیسے اور کیوں بنے؟ کیا یہ زمانہ اوّل اسلام میں بنے یا

بعد میں؟ کیا یہ جائز ہیں؟ ان میں صحیح راستے پر کون ہے؟

ج: اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے جو قرآن و سنت' اجماع اور تعامل اُمت کی شکل میں مکمل طور پر محفوظ ہے۔ اسلام دشمنوں نے اسلام کو مٹانے' اس میں تحریف کرنے اور اسلام کے نام پر ایک اُمت کے مقابلے میں اُمتیں کھڑی کرنے کی کوششیں کیں' جیسے قادیانی وغیرہ لیکن ناکام ہوئے۔ اُمت مسلمہ کو دھوکا نہ دیا جاسکا اس لیے کہ قرآن و سنت میں مومن و کافر کے درمیان فرق پوری طرح واضح ہے۔ الحمدللہ! اس وقت اسلام پوری طرح محفوظ ہے اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی عظیم الشان اُمت مسلمہ بھی اسی اسلام پر قائم ہے جو قرآن وسنت' اجماع اور تعامل اُمت کی شکل میں ثابت ہے۔

دنیا کے مختلف مذاہب میں سے ہر مذہب بہت سے فرقوں میں بٹا ہوا ہے۔ ان کے پاس ان کا اصل دین اور اصل کتابیں محفوظ نہیں ہیں۔ وہ برائے نام اپنے مذہب سے وابستہ ہیں اور باہم متصادم ہیں۔ چند باطل عقائد اور بے جان مذہبی رسوم کے علاوہ ان کے پاس نظام نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں اسلام عقیدے' عبادت' معاشرت' معیشت' سیاست' تمدن' اور نظام زندگی کی حیثیت سے پوری طرح محفوظ ہے۔ اسلام کے ماننے والوں میں مختلف ناموں سے جو مسلک اور گروہ ہیں ان کا آپس میں اختلاف برائے نام ہے اور چند عقائد و عبادات کی تعبیر اور طریقوں میں اختلاف تک محدود ہے۔ وہ بھی ایسا نہیں ہے کہ انھیں باہم متصادم کر دے۔ ان کے درمیان نظام زندگی کے سلسلے میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے۔ حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی مسالک کا اختلاف علمی اور فروعی ہے۔ یہ چاروں اُمت مسلمہ کے مجتہدین اور رہنما ہیں اور تمام کے تمام سب مسالک والوں کے نزدیک محترم ہیں۔ ان کے اختلافات حق و باطل کے اختلافات نہیں ہیں بلکہ اولیٰ یا غیراولیٰ اور راجح اور مرجوح کے اختلافات ہیں۔ یہ اجتہاد اور فہم دین کا اختلاف ہے۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ اختلافات رونما ہوئے اور آپؐ نے ان کو جائز قرار دیا۔

تفسیر' حدیث اور فقہ میں ان اختلافات کو علمی انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ تمام فقہا کی آرا اور ان کے دلائل کا ذکر کیا جاتا ہے اور کسی کے خلاف طعن و تشنیع اور گالی گلوچ کا مظاہرہ نہیں کیا جاتا۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کے بڑے طبقے دو ہیں: ۱-سنی' ۲-شیعہ۔

سنیوں میں دیوبندی' بریلوی اور اہل حدیث تین گروہ ہیں جو قرآن و سنت اور شریعت کے نفاذ پر متفق ہیں۔ ان میں نظام کی تفصیلات کے بارے میں بنیادی اور اصولی اختلاف نہیں ہے۔ کسی کے نزدیک اس کی فقہی آرا دوسروں پر لازم نہیں ہیں۔ ریاست پاکستان کا ایک آئین ہے' جس پر تمام مسلمان متفق ہیں۔ اس آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت' نبیؐ کی رسالت و نبوت' مسلم کی تعریف' مسئلہ ختم نبوتؐ' اسلامی نظام کا نفاذ'

شریعت کے معیار پر پورا اترنے والی اسلامی حکومت کا قیام شامل ہیں، اور ان مسائل میں شیعہ مکتب فکر اہل سنت والجماعتہ کے ساتھ متفق ہے۔ شیعہ حضرات کا اہل سنت والجماعت کے ساتھ بعض عقائد میں اختلاف کے باوجود اسلامی نظام اور شریعت کے نفاذ پر اتفاق ہے۔ ۳۱ علما کے ۲۲ نکات، ملی یک جہتی کونسل کا ۱۷ نکاتی ضابطۂ اخلاق وغیرہ پر سب متفق ہیں۔ سابقہ دَور حکومت میں حکومت پاکستان کی قائم کردہ اتحاد بین المسلمین کمیٹی اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر سب کا اتفاق ہے۔ اختلاف کا تعلق صرف شخصی معاملات سے ہے، اجتماعی نظام پر سب متفق ہیں۔

آپ اپنے دوست کو یہ کہہ کر مطمئن کریں کہ دنیا میں پھیلی ہوئی اُمت مسلمہ اور اس کے مختلف حصے چند مسائل میں اختلاف کے باوجود نظام زندگی کے معاملے میں پوری طرح متحد ہیں۔ پاکستان میں حکومتی سطح پر اسلامی نظریاتی کونسل میں تمام مکاتب فکر موجود ہیں اور ان کی سفارشات متفقہ ہیں۔ اس لیے آپ چند مسائل میں عارضی اختلافات کو حقیقی اور بنیادی اختلافات نہ سمجھیں۔ اُمت مسلمہ کے مسالک میں اختلافات کی نوعیت معمولی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی فقہی آرا کو باطل قرار نہیں دیتا بلکہ اپنی فقہی آرا کو راجح اور دوسرے کی فقہی آرا کو مرجوع قرار دیتے ہیں۔ سب کی بنیاد قرآن و سنت، اجماع اور تعامل اُمت ہے۔ اُمت مسلمہ اس وقت بھی اسی طرح واضح راستے پر ہے جس طرح اس وقت تھی، جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے واضح راستے پر چھوڑ گئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ترکتم علی المحجة البیضاء لیلھا کنھارھا، میں تمھیں واضح راستے پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ آج اگر کوئی باطل گروہ اسلام میں کوئی رخنہ ڈالنا چاہے تو کامیاب نہیں ہوسکتا۔ پوری دنیا میں علما موجود ہیں جو قرآن کو اچھی طرح جانتے ہیں اور حق و باطل میں پوری طرح تمیز کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ چند سطریں آپ کے دوست کے استفسار کا کافی جواب ہوں گی۔ (مولانا عبدالمالک)

لاہور میں ترجمان القرآن حاصل کیجیے

- ورائٹی بک سٹال، لبرٹی مارکیٹ، گلبرگ
- نفیس نیوز ایجنسی، بنک اسکوائر، ماڈل ٹاؤن
- شعیب بک ڈپو اینڈ نیوز ایجنسی، مین بازار، اچھرہ
- بھائی بھائی بک سٹال، مون مارکیٹ، علامہ اقبال ٹاؤن
- لاہور ایئرپورٹ بک سٹال
- کھوکھر بک ڈپو، مین بازار، ٹاؤن شپ
- چراغ دین بک ڈپو، برانڈرتھ روڈ
- خالد بک ڈپو، مزنگ چونگی
- فاروق بک ہاؤس، فورٹریس اسٹیڈیم
- ریلوے بک سٹال، پلیٹ فارم نمبر ۲، ریلوے اسٹیشن